International Research Jounral of Islamic Culture & Communication

IRJICC

ISSN:3007-4630(P), 3006-8304(E)

منشیات کی روک تھام کے قومی اور یورپی ممالک کے قوانین کا (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ)

NATIONAL AND EUROPEAN COUNTRIES' ANTI-DRUG LAWS (CRITICAL REVIEW IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS)

1. Nadia Alam
tariq.nadia11@gmail.com
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore.

2. Dr. Aqeel Ahmed
aqeel.ahmed1@ais.uol.edu.pk.
Associate Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore.

3. Dr.Saad Jaffar
saadjaffar@aust.edu.pk
(Corresponding author)Lecturer Islamic Studies, Department of Pakistan Studies, Abbottabad University of Science and Technology,Abbottabad.

Vol. 02, Issue, 04, OCT-DEC 2024, PP:40-64

OPEN ACCES at: www.irjicc.com

Article History	Received	Accepted	Published
	15-10-24	15-11-24	30-12-24

Abstract

Addiction is a kind of disease that affects all the body, brain, behavior, and personality of a person. It had been a problem for human communities for a long time. The problem has become even worse since its use has become broad and people can provide it manually and by industrial equipment. Regarding the depth of its teachings, Islam has focused its main attention on human being in this and the other worlds. Islam has acknowledged and valued wisdom more than any other religion and never admitted inflicting harm on human beings. Therefore, Islam has seriously prohibited this act and it has been certainly known as a forbidden act by the Islam. This article studied laws and foundations of

CC BY

prohibition of narcotic drugs, which are included in cases Islam has prohibited. All the concepts approve the claim which the authors of this article have studied them. Unjust enrichment, avoiding from unclearness and wickedness, abstaining from any evil acts and narcotic drugs use as a leader of all evil deeds, and destroying oneself. Furthermore, the foundation of the prohibition of narcotic drugs can help authorities with their mission in campaigning against it. The authorities will be able to prioritize fighting against drugs, and finally eradicate them with peace of mind and easefully with accessing to legitimate authorization and religious orders based on the prohibition of the narcotic drugs in Islam.

***Key Words**: drugs, addiction, disease, narcotic, Holy Quran, Knowledge, effects.*

موضوع کا تعارف:

موجودہ دور میں دنیا ترقی کی منازل تیزی سے طے کر رہی ہے۔ دنیا میں اپنا مقام واہمیت اجاگر کرنے کے لیے ہمیں بھی اپنی نوجوان نسل کو جسمانی واخلاقی لحاظ سے مضبوط بنانا ہے۔ تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اپنے ملک وقوم کو مضبوط کر سکیں۔ اس کوشش میں اگر منشیات ہمارے نوجوانوں کو تباہ کرے گی تو یہ نقصان ناقابل برداشت ہوگا اس نقصان سے عوام الناس کو آگاہ کرنا ہماری مذہبی اور قومی ذمہ داری ہے۔ بحیثیت مسلمان اور بحیثیت پاکستانی ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم ان حقائق کو سامنے لائیں اور ان چہروں کو بے نقاب کریں جو محض چند روپوں کی خاطر انسانی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ اعداد و شمار کو اکٹھا کر کے ان عوامل کی سرکوبی کرنا ضروری ہے جنھوں نے ہماری نوجوان نسل کو نشانہ بنا رکھا ہے۔ نشے کی عادت معمولی درجے سے شروع ہو کر انتہا تک پہنچتی ہے اگر اس کی ممانعت اور نقصان سے نوجوان نسل آگاہ ہو جائے تو یقیناً اپنے آپ کو اس سے بچا کر وہ معاشرے کا فعال کردار بن سکتے ہیں۔

منشیات کی حرمت صرف ہمارا دین ہی نہیں بیان کرتا بلکہ دنیا کے دیگر مذہب بھی اسے ناپسند کرتے ہیں طبّی اور اخلاقی لحاظ سے اس کی گنجائش کہیں نہیں نکلتی۔ اس اہمیت کے پیش نظر مقالے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ہم اس کے نقصان اور خطرے سے آگاہ ہوں اور اپنی قیمتی زندگی کو محض چند گھنٹوں کی بے فکری کے ہاتھوں یرغمال نہ بنائیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر صرف قومی نہیں بلکہ بین الاقوامی قوانین کو بھی تفصیلاً بیان کیا ہے کہ اس کے نقصان کی آگاہی ہر انداز سے واضح ہو جائے۔

پاکستان بھی اس لعنت سے مبرا نہیں ہے اور تقریباً 90 لاکھ افراد اس لعنت کا شکار ہیں اور ان میں نوجوان کی بڑی تعداد ہے۔ 25۔39 سال کی عمر کے لوگ ہر سال ڈھائی لاکھ افراد کی تعداد منشیات کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں اور اگرچہ یہ بات تکلیف کا باعث بنتی ہے کہ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دہشت گردی نے ہمیں بہت نقصان پہنچایا اور تقریباً 60 ہزار قیمتی جانیں اس کے نتیجے میں قربان ہو گئیں ہیں۔ لیکن یہ بات مزید تکلیف دہ ہے کہ دہشت گردی کے نتیجے کی ہلاکت سے 4 گنا

زیادہ افراد منشیات کے باعث ہلاک ہوئے ہیں اور اس تعداد میں 12 سے 14 فیصد ہمارے وہ نوجوان ہیں جو پاکستان کی مختلف جامعات میں اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مصروف ہیں۔ جدید دور میں منشیات کی جدید شکلیں بھی سامنے آرہی ہیں جو قطعی طور پر ان روایتی منشیات کی شکلوں سے مختلف ہیں جو ماضی میں استعمال ہوتی تھیں۔

دُنیا کے مختلف ممالک اور پاکستان میں بھی ایسے قوانین موجود ہیں جو منشیات کے کاروبار کرنے والوں پر سخت گرفت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس باوجود دُنیا میں اس کے استعمال اور کاروبار کو روکنا ایک مشکل معاملہ بنا ہوا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے نفاذ پر بھرپور توجہ کی جائے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیا جائے تاکہ لوگ منشیات کی اس لعنت کے نقصانات کو سمجھ سکیں اور اسے ترک کر دیں۔

اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر میں 35 کروڑ سے زائد افراد منشیات کے استعمال میں ملوث ہیں جن میں سے تقریباً 80 فیصد لوگ ترقی پذیر ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان ملوث افراد پر مزید نظر ڈالی جائے تو تقریباً 46 فیصد مرد حضرات اور 9 فیصد خواتین منشیات استعمال کرنے کی عادی ہیں اور یہ شرح جس عمر میں زیادہ نظر آرہی ہے وہ 13 سے چوبیس 24 سال تک کی عمر ہے۔ منشیات کا یہ استعمال کہیں ذاتی تسلی و تشفی کے لیے کیا جارہا ہے اور کہیں فیشن کی شکل میں سامنے آرہا ہے۔ بہر حال وجوہات کوئی بھی ہوں لیکن دنیا میں انسانوں کی بہترین صلاحیتوں کو منشیات دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے۔

انسان کو نقصان سے محفوظ رکھنا اسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔ اور چونکہ عقل کی حفاظت کا سب سے زیادہ تعلق احکام شریعت کی پابندی قائم رکھنے کے امکان سے ہے اس لیے سب سے زیادہ عقل کی ضرورت بھی اسی میدان میں ہے۔ کوئی بھی انسان شرعی قوانین کو پابندی سے اسی صورت میں ادا کر سکتا ہے جب اس کا دماغ حاضر ہو غائب دماغ آدمی سوچ بچار اور اعمال کی احسن ادائیگی سے عاری ہوتا ہے اس لیے وہ قوانین کی پابندی کیونکر کر سکتا ہے۔ اس کی یہ صلاحیت چونکہ معاشرتی زندگی کے امن پر اثر انداز ہوتی ہے اس لیے اسلام کا عقل کی حفاظت پر زور دینا بجا ہے اور ہر وہ چیز جو عقل کی دشمن ہو اور اس کی صلاحیتوں کو متاثر کر سکتی ہو وہ اسلام کی بھی دشمن اور بنی نوع انسان کی بھی دشمن ہو گی۔

اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب نے بھی منشیات کے استعمال کو اخلاقی اور طبّی لحاظ سے مُضر قرار دیا ہے گو کہ حرمت کا وہ انداز نظر نہیں آتا جو اسلام میں ہے بہر حال پسندیدگی بھی کوئی خاص دکھائی نہیں دیتی مقالے میں قومی اور بین الاقوامی قوانین پر تفصیلی گفتگو کا مقصد اس حقیقت کو اجاگر کرنا ہے کہ انسانی صحت اس عادت کی متحمل نہیں اور اسی حقیقت کو نہ صرف اسلام نے اپنی تعلیمات میں واضح کیا ہے بلکہ دیگر مذاہب اور اقوام نے بھی اسے ناپسند کیا ہے۔

منشیات

عقل کو ڈھانپ لینے والے مادے منشیات Narcotic کی مختلف تعریفات کی گئی ہیں۔

اردو کی قدیم لغات میں نشہ سے لفظ منشی اور اس کی جمع منشیات ہے۔ لفظ منشی عربی قائدے پر بنایا گیا ہے اور منشی (ع۔ مذکر) نشہ لانے والی چیز ہے۔[1]

فیروز الغات میں لفظ منشیات (مُ۔ نَش۔ شی۔ یات) منشی کی جمع نشہ آور اشیاء (اسم ہے اور مونث صیغہ ہے) اور لغت میں

منشی کا مطلب نشہ آور نشیلی نشہ لانے والی چیز ہے۔[2]

عربی زبان میں اس کا مادہ نشو ہے جس کے معنی مست ہونا ہے۔ یعنی نشہ ثلاثی مجرد میں باب سمع یسمع اور مزید میں بہت سے علماء کے مطابق باب تفعل اور افتعال سے مستعمل ہے۔

المنجد کے مترجم نے باب تفضیل کا اضافہ بھی کیا ہے اس لیے منشیات لکھنا زیادہ صحیح ہے۔[3]

اصطلاحی مفہوم میں منشیات ایک مادہ ہے جو درد دور کرتا ہے۔ غنودگی کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے اور زیادہ استعمال بے حسی اور دماغی صلاحیتوں کو مفلوج کر دیتا ہے۔

لغوی مفہوم کی طرح

The Prohebition (Enforcement of Hadd) order 1979

کی دفعہ II (ز) میں intoxicant نشہ آور کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ

"*Intoxicant" means an article specified in the schedule and includes intoxicating liquor and other article or any substance which the Provincial Government may, by notification in the official Gazette, declare to be an intoxicant for the purpose of this order.*[4]

ترجمہ : نشہ آور سے مراد وہ اجزاء ہیں جنہیں مخصوص انداز میں مرتب کیا جاتا ہے تاکہ نشہ پیدا کرنے والے محلول تیار کیے جائیں جنہیں صوبائی حکومت نے قانونی گزٹ میں اس مقصد کے لیے نشہ آور قرار دیا ہے۔

زمانہ قدیم سے حال تک شراب ایسا معروف مادہ ہے جو عقل کو متاثر کرتا ہے تو اس کی تعریف و تفصیل کو بھی زیر بحث لایا جارہا ہے۔ شراب (ع۔ مونث) شراب عربی میں پینے کی چیز کو کہتے ہیں اردو فارسی میں نشہ لانے والا عرق شراب کہلاتا ہے۔[5]

شراب کے معنی ہر ایک پینے کی چیز ہے اور یہ لفظ عربی زبان میں بھی ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں "جس کی جمع اَشربۃ ہے۔اور اس کا مصدر الشرب پینے کا پانی۔ پانی کا حصہ ہے "[6]

یہاں ہم شراب سے وہ خاص مشروب ہی لے رہے ہیں جو نشے کا باعث بنتا ہے جبکہ عربی زبان میں اس کا مترادف خمر ہے جس کی تعریف کچھ یوں ہے۔

خمر (ع۔ مونث) شراب لفظی معانی ڈھانپنا یعنی وہ چیز جو عقل و ہوش کو ڈھانپ لیتی ہے۔[7]

خمرۃ : (ن ض) خمراً: (چھپانا) الشھادۃ: (پوشیدہ کرنا) الرجل : (شراب پلانا) خمر (س) پوشیدہ ہونا اور چھپنا[8]

علمی اردو لغت میں شراب کا لفظی مطلب شراب (زع۔امث) رقیق چیز جو پی جائے۔ نشہ آور عرق۔ دارو[9]

المنجد عربی اردو میں درج ہے۔

"خمر کا لفظ تانیث میں زیادہ مستعمل ہے اسی وجہ سے اس کے آخر میں تائے تثیث بھی آتی ہے جیسے خمرہ جب کہ مذکر استعمال بھی جائز ہے مثلاً رَجل خَمر وہ شخص جس کو نشہ کا خمار لاحق ہو اس سے ہونے والی کیفیت کو الخمار شراب کی وجہ سے سر کا

درد یا بھاری ہونا" [10]

لفظ خمر کا اطلاق شراب پر اس لیے کیا جاتا ہے کہ شراب کشید کرنے کے لیے برتن کے منہ کو اوپر سے ڈھانپا جاتا ہے اور یہ عمل اس وقت تک کیا جاتا ہے کہ جب تک اس میں ابال اور جوش کی کیفیت ناں پیدا ہو جائے اور چونکہ شراب بھی عقل اور شعور پر چھا جاتی ہے اور اس کی صلاحیتوں کو ڈھانپ لیتی ہے لہٰذا یہ لفظ خمر اسی لیے مستعمل ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خمر کی وضاحت ان الفاظ میں کی۔

الخمر ما خامر العقل [11]

یعنی عقل کو ڈھانپ لینے والی لہٰذا خمر کا اطلاق ہر نشہ آور چیز پر ہوتا ہے۔ اسی مفہوم کی تائید صحیح مسلم کی ایک اور روایت سے بھی ہوتی ہے کہ کُل مُسکِرٍ خَمر۔ وَکُل خمر حرام [12]

ترجمہ: "یعنی ہر نشہ آور چیز خمر کے زمرے میں آئے گی اور اسے حرام کر دیا گیا ہے"۔ کیونکہ جسم میں داخل ہو کر دماغی صلاحیتوں کو متاثر کر دیتی ہے اور سوچ بچار میں فرق ڈال دیتی ہے لہٰذا زمانہ قدیم سے جدید تک سب ایسی اشیاء پر حرمت لاگو ہوگی"۔

دنیا میں اکثر جرائم کے سبب نشہ کرنے والے افراد ہیں جن کی عقل پر پردہ پڑا ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے انسانوں کو قانون کی گرفت میں لے کر سزا دینا ضروری ہے تاکہ جرائم کا یہ سلسلہ پھیلتا ناں جائے اور ظلم کے اس چلن کو روک لیا جائے۔

مجرم کو سزا دینا معاشرہ کا حق بھی ہے اور معاشرے کے لیے رحمت بھی ہے۔ اسی رحمت کو جاری وساری رکھنے کے لیے شریعت نے احکامات بھی جاری کیے جن کا ھدف

انسانیت کی فضیلت کو قائم رکھنا۔ انسانیت کے وجود کو معاشرے کے لیے منفعت بخش بنانا۔ معاشرتی رذائل کو ختم کرنا۔ مصلحت عامہ کے لیے راھیں ہموار کرنا۔

منشیات استعمال کرنے والا تو یقیناً اپنے حواس میں ناں ہونے کی وجہ سے اچھائی برائی کی تمیز کھو بیٹھتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ جو بالواسطہ اس کاروبار سے منسلک ہوں ان کے دل بھی مردہ ہو جاتے ہیں۔ کون کس درد سے گزر رہا ہے۔ کس کی زندگی داؤ پر لگی ہے۔ کتنے خاندان برباد ہو رہے ہیں کتنے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اُنہیں کسی چیز سے غرض نہیں ان کا مقصد تو محض پیسے کا حصول ہے جو اس گھناؤنے کاروبار سے وہ حاصل کر رہے ہوتے ہیں لہٰذا اس جرم کے مرتکب گناہ گار ہیں اور سزا کے مستحق ہیں۔ شریعت ایسے لوگوں کو سزاوار نہیں ٹھہراتی جو کسی گناہ کے مرتکب ناں ہوں۔

امام غزالی (م: 505ھ) فرماتے ہیں

لان التکلیف مقتضاء الطاعۃ والامتثال ولا یمکن ذلک اِلا بقصد الامتثال و شرط القصد العلم بالمقصود والفھم للتکلیف فکل خطاب متقمن لامر بالفھم

ترجمہ: "قانونی طور پر مکلّف سے مراد وہ شخص ہے جو مکلّف ہونے کی وجہ سمجھ سکتا ہو اور جس بات کا اس کو مکلّف بنایا جا رہا ہے اس کا مکلّف بننے کا وہ اہل ہو۔ اور شرعاً کوئی شخص اسی فعل کا مکلّف قرار دیا جا سکتا ہے جو ممکن ہو مکلّف کی قدرت میں ہو

اور مکلّف کو اس کا اس قدر علم حاصل ہو جو اسے اس حکم کی انجام دہی پر آمادہ کر سکے "۔[13]

اپنے ہوش و حواس اور جانتے بوجھتے ایسے کاموں میں ملوث ہونا جو معاشرے کو متاثر کریں اخلاقی جرم ہے۔

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے کہ

اَنَ رسول اللہؐ قَالَ رُفِعَ القَلَمُ عَن ثلاثۃ عن النائم حتی یَستَیقِظ وعَن الصبی حتی یَشِبَ وَعَن المعتُوہِ حتّٰی یَعقِلَ

(ترجمہ) : تین اشخاص جواب دہ نہیں ہیں بچہ جب تک بالغ ناں ہو جائے سونے والا جب تک بیدار نہ ہو جائے اور مجبوں جب تک اس کی ذہنی حالت بحال نہ ہو جائے۔[14]

لیکن باشعور افراد کا جرم میں ملوث ہونا انہیں مجرم ثابت کرتا ہے۔ جب کہ دیگر مستثنٰی ہوں گے جیسا کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا ہے کہ

وعن ابن عباس ان رسول اللہؐ قال ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرھوا علیہ

(ترجمہ) میری امت سے خطاء اور نسیان معاف ہیں اور وہ افعال بھی معاف ہیں جن پر کسی کو مجبور کیا گیا ہو۔[15]

شریعت میں اس لچک کا ناجائزہ فائدہ انسان کے نقصان کا باعث بنتا ہے۔ بشری کمزوریاں کبھی اس سے وہ کام بھی کروالیتی ہیں جو کہ اس کی زندگی کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا دیتی ہیں بہر حال ہر ذی شعور کی ذمہ داری ہے کہ وہ شیطان کے بہکاوے میں نہ آئے۔

یہ بھی ہے کہ اس نے ان پر تمام احکام شرعیہ کو یکبارگی واجب نہیں کیا بلکہ ان پر تدریجاً اور یکے بعد دیگرے احکام نازل فرمائے پس شراب کے حرام ہونے کا حکم بھی اسی طرح نازل ہوا اور یہی پہلی آیت ہے جو شراب کے بارے میں سب سے پہلے نازل ہوئی پھر اس کے بعد یہ آیات نازل ہوئیں۔

"لا تقربُوا الصلوۃ وَاَنتم سکٰرٰی"[16]

ترجمہ: تم نماز کے قریب نہ جاؤ درآنحالیکہ تم نشہ میں ہو۔

پھر فرمایا **اِنما یُرِیدُ الشیطٰنُ اَن یُوقِعَ بینکُمُ العَدَاوۃَ وَالبَغضَاءَ فِی الخَمرِ وَالمَیسِرِ وَیَصُدَکُم عَن ذِکرِ اللہِ وَعَنِ الصلوٰۃِ فَھَل اَنتُم مُنتَھُونَ**[17]

ترجمہ : "یہی تو چاہتا ہے شیطان کہ ڈال دے تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئے کے ذریعہ اور روک دے تمہیں یاد الٰہی سے اور نماز سے تو کیا تم باز آنے والے ہو"

پھر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے

إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَـٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَـٰنِ فَٱجْتَنِبُوهُ

یہ شراب اور جوا، بت اور جوئے کے تیر سب ناپاک ہیں شیطان کی کارستانیاں ہیں سو ان سے بچو۔[18]

نشہ کرنے والا جن منفی رویوں کا اظہار اس حالت میں کرتا ہے وہی اس کے گناہ گردانے جاتے ہیں۔

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَـٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا

ترجمہ پوچھتے ہیں: شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ کہو ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے اگرچہ ان میں لوگوں کے لیے کچھ منافع بھی ہے مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ خمر اور میسر میں گناہ ان کا وبال اخروی ہے اور فائدہ صرف دنیاوی ہے اس دنیاوی فائدے میں ہو سکتا ہے کہ بدن کو کچھ نفع پہنچ جائے یا غذا ہضم ہو یا فضلے برآمد ہوں یا بعض ذھن تیز ہو جائیں یا پھر کوئی سرور حاصل ہو

سورۃ مائدہ میں حرمت شراب کی تفسیر میں علامہ قاضی ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ "رجس ایسی گندگی کو کہتے ہیں جس سے عقل سلیمہ اور صالح طبعیت نفرت کرتی ہیں اسے مفرد اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ یہ خمر کی خبر ہے اور خمر کے عطوفات کی خبریں مخذوف ہیں یا یہاں مصناف محذوف ہے گویا یہ کہا گیا کہ شراب پینا اور جوا کھیلنا یہ شیطان کے ورغلانے اور اس کے مزین کرنے سے ہوتے ہیں۔ فاجتنبوہ میں ضمیر رجس ماذکر یا تعاطی کے لیے ہے۔ لعلکم میں لعل کی کے معنی میں ہے یعنی اس شراب سے اجتناب کر کے تم فلاح پا جاؤ اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کی حرمت کو اس آیت میں موکد کیا ہے کہ جملہ کے شروع میں اِنما ذکر کیا اور ان دو چیزوں کو نصاب اور ازلام کے ساتھ ملایا ان دونوں کو رجس کا نام دیا۔ انہیں شیطان کا عمل قرار دیا تاکہ اس بات پر آگاہی ہو کہ ان دونوں میں مشغول ہونا خالص برائی ہے۔ ان دونوں کی ذاتوں سے اجتناب کا حکم دیا اور اس اجتناب کو فلاح کا سبب قرار دیا پھر اس کے بعد ان میں موجود دینی اور دنیاوی مفاسد کا ذکر کیا جو اس سے اجتناب کا تقاضا کرتے ہیں"[19]

سورہ النحل میں اللہ نے اسی چناؤ کی طرف اشارہ فرمایا ہے

وَمِن ثَمَرَٰتِ ٱلنَّخِيلِ وَٱلْأَعْنَـٰبِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ[20]

ترجمہ: اسی طرح کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں سے بھی ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں جسے تم نشہ آور بھی بنا لیتے ہو اور پاک رزق بھی یقیناً اس میں ایک نشانی ہے عقل سے کام لینے والوں کے لیے

مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ

"اس آیت میں ایک ضمنی اشارہ اس مضمون کی طرف بھی ہے کہ پھلوں کے اس عرق میں وہ مادہ بھی موجود ہے جو انسان کے لیے حیات بخش غذا بن سکتا ہے اور وہ مادہ بھی موجود ہے جو سڑ کر الکحول میں تبدیل ہو جاتا ہے اب یہ انسان کی اپنی قوت انتخاب پر منحصر ہے کہ وہ اس سرچشمہ سے پاک رزق حاصل کرتا ہے یا عقل و خرد زائل کر دینے والی شراب۔ ایک اور اشارہ شراب کی حرمت کی طرف بھی ہے کہ وہ پاک رزق نہیں ہے۔"[21]

ان آیات کی تشریح مولانا مودودی نے اسطرح بیان کی ہے کہ

"یعنی وہ شراب ان دونوں قسم کی خرابیوں سے خالی ہوگی جو دنیا کی شراب میں ہوتی ہے۔ دنیا کی شراب میں ایک قسم کی خرابی یہ ہوتی ہے کہ انسان کو اس کی بدبو سخت محسوس ہوتی ہے اور پھر اس کا مزا بھی بہت تلخ ہوتا ہے اور جب انسان اسے پی لیتا ہے تو وہ اس کے دماغ اور جگر کو متاثر کرتی ہے جو کہ صحت کی خرابی ہے اور نشے کے اترنے پر اس کی طلب کا خمار انسان کو اپنے شکنجے میں

جکڑ لیتا ہے۔ اسطرح جسمانی نقصانات کا سامنا اسے کرنا پڑا ہے۔ دوسری قسم کی خرابی یہ ہوتی ہے کہ اسے پی کر آدمی بہکتا ہے اول فول بکتا ہے اور عزبدہ کرتا ہے یہ شراب کے عقلی نقصانات ہیں۔" [22]

نشے کا عادی محض کچھ وقت کے سرور کی خاطر شراب کے یہ سارے نقصانات برداشت کرتا ہے لیکن قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جنت کے شراب کی تفصیل میں فرمایا ہے کہ اس شراب میں سرور تو ہوگا لیکن نہ تو جسمانی خرابی ہوگی اور نہ ہی اخلاقی گراوٹ اسے گھیرے گی۔

يَتَنَـٰزَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ [23]

"وہاں وہ ایک دوسرے سے جام شراب جھپٹ لیا کریں گے جس سے نہ ہذیان سرائی ہوگی نہ کوئی گناہ کی بات"

مولانا مودودی تفسیر میں اس آیت کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں۔ "یعنی وہ شراب نشہ پیدا کرنے والی نہ ہوگی کہ اسے پی کر وہ بدمست ہوں اور بیہودہ بکواس کرنے لگیں یا گالم گلوچ اور دھول دھپے پر اُتر آئیں یا اس طرح کی فحش حرکات کرنے لگیں جیسی دنیا کی شراب پینے والے کرتے ہیں۔" [24]

پیر محمد کرم شاہ ضیاء القرآن میں اس حکم کی تعمیل میں مسلمانوں کے رد عمل اور مغربی معاشروں کی صورتحال پر تبصرہ اس طرح کرتے ہیں کہ

شراب کے زہریلے اثرات دیکھ کر یورپ اور امریکہ کے ڈاکٹر اور دانشور لرزہ براندام ہیں اس معیب سے اپنی قوم کو چھٹکارہ دلانے کے لیے بڑی بڑی مخلصانہ اور حکیمانہ کوششیں کی جارہی ہیں حکومت امریکہ نے پورے چودہ سال تک شراب کے خلاف جہاد جاری رکھا اور جہاد میں نشر و اشاعت کے جدید ترین اور قوی ترین وسائل اختیار کیے اخبارات رسالے لیکچر تصاویر اور فلمیں سبھی شراب سے نفرت دلانے کے لیے برسرپیکار رہے اس عظیم مہم پر حکومت نے تقریباً چھ کروڑ ڈالر خرچ کیا۔ پچیس کروڑ پاؤنڈ کا خسارہ برداشت کیا۔ تین سو افراد کو تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ پانچ لاکھ سے زائد افراد کو قید و بند کی سزائیں دیں۔ بھاری جرمانے کیئے۔ بڑی بری جائیدادیں ضبط کی گئیں لیکن یہ ساری چیزیں بیکار ثابت ہوئیں۔ آخر کار حکومت کو اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا اور اسی نے شراب نوشی جس کے خلاف عرصہ دراز تک وہ معرکہ آرا رہی تھی کو 1933ء میں قانوناً جائز قرار دے دیا۔

اسی طرح برطانیہ میں جو اس پر برائے نام پابندی تھی اسے بھی 1941 میں واپس لے لیا گیا اور اس کی بیخ کنی کے لیے ساری مساعی کے ناکام ہو جانے کے بعد اسے بھی قانونی طور پر سند جواز مل گئی۔ یہ اسلام کی قوت قاہرہ تھی جس نے اپنے ایک فرمان سے ساری قوم کو اس بلائے بے درماں سے رہائی دلادی۔ [25]

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی سورۃ الصافات کی آیت لافیھا غول ولا ھم عنھا ینزفون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

"دنیا میں جو شراب تیار کی جاتی ہے وہ کچھ مخصوص پھلوں یا غلوں کو گلا سڑا کر اور ان میں خمیر اٹھا کر بنائی جاتی ہے اور ایسی شراب میں تین نقص ہوتے ہیں اور ایک فائدہ ہوتا ہے۔ نقص یہ ہیں کہ وہ پینے کے بعد کڑوی محسوس ہوتی ہے دوسرا یہ کہ وہ سر کو چڑھ جاتا ہے۔ جس سے بعض دفع سر چکرانے لگتا ہے تیسرا یہ کہ اس وجہ سے انسان بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے اور نشہ زیادہ چڑھ جائے تو کئی طرح کے غلط کام بھی کر بیٹھتا ہے۔ شراب کے ساتھ اول فول بکتا اور فحاشی کے کام عموماً لازم و ملزوم بن

جاتے ہیں اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ پینے والے کو وقتی طور پر کچھ سرور حاصل ہوتا ہے۔ جنت میں اهل جنت کو جو شراب دی جائے گی وہ مندرجہ بالا تمام نقائص سے تو پاک ہوگی مگر اپنی لطافت پاکیزگی اور لذت کے لحاظ سے دنیا کی شرابوں سے بہت افضل ہوگی۔"[26]

شراب کی حرمت احادیث کی روشنی میں

ان تفاسیر میں شراب اور نشہ آور اشیاء کی ممانعت کے واضح احکامات کے بعد احادیث سے بھی ان کی حرمت واضح ہوتی ہے۔ ذیل میں چند احادیث کا ذکر کیا جارہا ہے جو نشہ آور اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے احکامات کو بیان کرتی ہیں۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:" إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسَلِ"، وَالْخَمْرُ: مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

ترجمہ: " حضرت عمر رض رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ سنایا جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت شراب پانچ چیزوں سے بنتا تھا انگور اور کھجور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے"[27]

کھانے پینے کی عام اشیاء سے تیار شدہ شراب کا استعمال عام تھا جو ایک مشروب کی حیثیت سے اس معاشرے میں استعمال ہوتی تھی۔ اور جب ممانعت کا حکم آیا تو نبی اکرم کی احادیث نے اس حکم کی وضاحت کر دی۔

حدثنا يحيي بن يحيي ، قال: قرات على مالك ، عن ابن شهاب ، عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ، عن عائشة ، قالت: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع، فقال: " كل شراب اسكر فهو حرام."

ترجمہ: "امام مالک نے ابن شہاب) زہری (سے انھوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی بنی ہوئی شراب کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا: "ہر مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔"[28]

عام استعمال کے پیش نظر اس حکم کی وضاحت ہر انداز سے کر دی گئی کہ شراب کی مقدار خواہ کم ہو یا زیادہ اس کا پینا حرام ہی ہوگا اور اس کے محدود سے فائدے کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر کوئی شخص اسے بطور غذا بھی استعمال کرنا چاہے گا تو اس کی ممانعت بھی آپ ﷺ کی احادیث واضح کر دیں۔

ان رسول الله قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام[29]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز مستی لائے اس کا تھوڑا استعمال بھی حرام ہے"

اسی طرح مزید آپ ﷺ نے فرمایا

وعن ام سلمہ عن النبی ﷺ قال ان اللہ لم یجعل شفاء کم فیما حرام علیکم[30]

ترجمہ: "اور ام سلمہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ اللہ نے حرام چیزوں میں تمہاری بیماریوں کی شفاء نہیں رکھی۔"

شراب کی حرمت کے بعد صحابہ اکرام کے ذہن میں اس کے استعمال کے دوسرے طریقوں کے متعلق سوالات اُبھرتے

جن کا اظہار جب وہ نبی اکرم ﷺ سے کرتے تو آپ ﷺ اُن سوالات کا بھی جواب اس کی حرمت میں ہی دیتے۔

حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ لَهُ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّمَا نَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ[31]

ترجمہ: حضرت طارق بن سویدؓ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ انگوروں کے علاقے میں رہتے ہیں کیا ہم انہیں نچوڑ کر (ان کی شراب) پی سکتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے اپنی بات کی تکرار کی، تو نبی کریم ﷺ نے پھر فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کہ ہم مریض کو علاج کے طور پر پلا سکتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس میں شفاء نہیں بلکہ یہ تو نری بیماری ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حرام چیزیں اگر ہم بطور دواء استعمال کرنے کی خواہش کریں گے تو وہ کیونکر ہمیں فائدہ دے سکتی ہیں لہٰذا اس حکم کا اطلاق دورِ جدید کی منشیات، بھنگ، افیون، چرس وغیرہ پے بھی ہوتا ہے۔

"ليكونن من امتي اقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف، ولينزلن اقوام إلى جنب علم، يروح عليهم بسارحة لهم، يأتيهم لحاجة، فيقولون: ارجع إلينا غدا، فيبيتهم الله، ويضع العلم، ويمسخ آخرين قردة وخنازير إلى يوم القيامة."[32]

ترجمہ: سیدنا ابو عامر یا سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا" : میری امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو جائز و حلال سمجھیں گے، کچھ قومیں بلند پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈالیں گی، شام کو چرواہا اپنے مویشی لے کر ان کے پاس کسی حاجت کے لیے آئے گا، لیکن وہ کہیں گے) :آج لوٹ جاؤ (کل آنا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کر دے گا اور پہاڑ کو ان پر دے مارے گا اور دوسروں کو روز قیامت تک بندروں اور خنزیروں کی صورتوں میں مسخ کر دے گا۔"

منشیات کے یورپی ممالک قوانین:

پاکستان کے قوانین کے مختصر تعارف کے بعد ہم دیگر اُن ممالک کے قوانین کو بھی جانتے ہیں جو اس سلسلے میں گرانقدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

دنیا کے بہت سے ممالک میں منشیات کے استعمال، خرید و فروخت، اور اسمگلنگ کو سخت ناپسند کیا گیا ہے اور اس کی روک تھام کے لیے باقاعدہ قانون سازی کی گئی اور ان قوانین کی عملی صورت کے نفاذ کے لیے ہر ممکن کوشش بھی کی جا رہی ہے۔ چند اہم ممالک کے قوانین کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

(UK) برطانیہ میں منشیات کی روک تھام کے لیے قوانین تین اہم حقوق پر مشتمل ہیں:

- The misuse of drugs act 1971
- The Medicine Act 1968 and
- The Psychoactive Substance Act 2016

The Misuse of drugs Act 1971 ایسے مادے جو طبّی اور غیر طبّی اشیاء میں استعمال ہوتے ہیں ان کے ممنوعہ

استعمال پر پابندی سے متعلق قوانین سازی کی گئی اور ایسی حد بندی کی گئی کہ جس کے تحت۔ غیر قانونی خرید وفروخت اور پیداوار کو قانون کے تحت لایا جائے اور پولیس کو اختیار دیا گیا کہ ایسے لوگوں کے خلاف کاروائی کی جائے جو ممنوع اشیاء کی ملکیت رکھتے ہیں۔

The British system revolves around the misuse of drug Act 1971. This legislation classifies drugs into three groups A, B and C class A drugs are the most harmful and include Heroin and Cocaine. Class B include cannabis class C includes Steroids and some tranquilisers [33]

ترجمہ: برطانوی نظام ڈرگ ایکٹ 1971 کے غلط استعمال کے گرد گھومتا ہے۔ یہ قانون منشیات کو تین گروپوں B،A اور C کلاس A میں تقسیم کرتا ہے منشیات سب سے زیادہ نقصان دہ ہیں اور ان میں ہیروئن اور کوکین شامل ہیں۔ کلاس B میں بھنگ کلاس C میں سٹیرائڈز اور کچھ ٹرنکولائزر شامل ہیں۔

منشیات کی اسمگلنگ کے بارے میں قانون یہ بتاتا ہے کہ نشہ آور اشیاء کی تیاری کے لیے استعمال شدہ اشیاء کی فروخت بھی غیر قانونی ہے جیسے cocaine snorting kits وغیرہ

The Act also allow for the seizure of assets and income of someone who is found guilty of drug trafficking, even if he assets and income cannot be shown to have come from the proceeds of drug trafficking. [34]

ترجمہ: یہ ایکٹ کسی ایسے شخص کے اثاثوں اور آمدنی کو ضبط کرنے کی بھی اجازت دیتا ہے جو منشیات کی اسمگلنگ کا مجرم پایا جاتا ہے، چاہے اس کے اثاثے اور آمدنی منشیات کی اسمگلنگ سے حاصل ہونے والی آمدنی سے ظاہر نہ ہو۔

منشیات کے عادی افراد کے علاج معالجے سے متعلق Act بھی قانون کا حصہ ہے۔

The Act introduced for the first time enforceable drug treatment and testing orders, for People convicted of crimes committed in order to maintain their drug use. [35]

ترجمہ: یہ ایکٹ پہلی بار قابل نفاذ منشیات کے علاج اور جانچ کے احکامات کے لیے متعارف کرایا گیا، ان لوگوں کے لیے جو جرائم کے مرتکب ہوئے ہیں تاکہ ان کے منشیات کے استعمال کو برقرار رکھا جاسکے۔

نشہ آور اجزاء چاہے ان کا استعمال طبّی مقاصد کے لیے ہو یعنی مختلف ادویات کی صورت میں ہو یا کیمیائی تجربات کیلئے ہر صورت میں ان پر سخت جانچ پڑتال رکھنا ہوگی۔ تاکہ مجرمانہ ذہنیت کے افراد طبّی فوائد کے حصول کی آڑ میں ذاتی فوائد کو اہمیت نہ دے دیں اس کے غلط استعمال سے مسائل میں اضافہ ہوگا۔

منشیات کے متعلق پرتگال کے قوانین Portugal laws and Policy:

دنیا میں منشیات کے خلاف بہترین پالیسی اور قانون سازی میں جن ممالک کا نام آتا ہے ان میں پرتگال بھی ہے۔ یورپی ممالک میں پرتگال پہلا ملک ہے جس نے منشیات کے اس جُرم پر اس طرح قابو پایا کہ اسے غیر مجرمانہ شکل دی اس کا مطلب یہ نہیں کہ منشیات کا کھلے عام فروخت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ لیکن لوگوں کو منشیات کی خرید وفروخت۔ اسمگلنگ اور استعمال کی صورت میں جیل نہیں بھیجا یعنی سزا نہیں دی بلکہ اس کے عادی افراد کو ایک مریض کی طرح تصور کیا گیا کہ جسے اس لعنت سے نکالنا ہے اور سزا

کی بجائے ان کی مدد کرنا ہے۔

اور ان کی تربیت کی ہر ممکن صورتحال اور وسائل کو بروئے کار لانا ہے اور اس کوشش کے آغاز میں ایک سال میں 14000 افراد کو حراست میں لیا گیا اور اس جرم میں کمی آئی اور یہ تعداد 6000 رہ گئی۔ پرتگال نے اپنے قانون میں یہ تبدیلی 2001 میں کی۔

It went from having a heroin epidemic to having the lowest drug usage rate in The European Union. Not only are the Jails and Prisons less full, People are using less dangerous drugs.[36]

ترجمہ: یہ ہیروئن کی وبا سے لے کر یورپی یونین میں منشیات کے استعمال کی سب سے کم شرح تک چلا گیا۔ نہ صرف جیلیں اور جیلیں کم بھری ہوئی ہیں، لوگ کم خطرناک ادویات استعمال کر رہے ہیں۔

پرتگال کی حکومت نے اس پالیسی کو اختیار کرنے کے بعد یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس طرح شرح اموات میں کمی آئی ہے اور ان افراد کی تعداد میں اضافہ ہوا جنہیں اس سے نجات دلانے کے لیے طبّی علاج معالجہ کی ضرورت پڑی اس حکومت عملی سے HIV/AIDS کے کینسر میں بھی نمایاں کمی آئی جو کہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ پرتگال کی اس حکمت عملی کو TRANSFORM (drug Policy Foundation) نے اپنی رپورٹ میں اسطرح پیش کیا۔

Portugal was not the first country to decriminalize some or all drugs and it has not been the last However it is one of the most Prominent and influential. The Portuguese model directly influenced the 2020 decriminalization measure passed in Oregon. For example, as well as propose decriminalization in Norway. Portugal is regularly held up as the leading example of drug decriminalization, so understanding the outcomes is vital. [37]

ترجمہ: پرتگال پہلا ملک نہیں تھا جس نے کچھ یا تمام منشیات کو جرم قرار دیا تھا اور یہ آخری نہیں ہے تاہم یہ سب سے نمایاں اور بااثر ممالک میں سے ایک ہے۔ پرتگالی ماڈل نے اوریگون میں منظور شدہ 2020 کے مجرمانہ اقدام کو براہ راست متاثر کیا۔ مثال کے طور پر، نیز ناروے میں جرم کو ختم کرنے کی تجویز۔ پرتگال کو باقاعدگی سے منشیات کے جرم کو ختم کرنے کی ایک اہم مثال کے طور پر رکھا جاتا ہے، اس لیے نتائج کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

2001ء میں منشیات کے استعمال کرنے والوں کی شرح 41٪ تھی جو قید میں تھے لیکن 2019 میں یہ شرح 15.7٪ تک آ گئی۔

نیدرلینڈ کے قوانین منشیات :The Netherlands drug Policy

نیدرلینڈ کی پالیسی کو اکثر ٹھیک طرح سے نہ سمجھا گیا اور ناں پیش کیا گیا اور اس غلط فہمی میں یہ تصور سامنے آیا کہ جیسے وہاں منشیات کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہاں ہر طرح کی منشیات کا استعمال ناجائز ہے اور منشیات کی پیداوار۔ اس کی ملکیت اور خرید و فروخت سب غیر قانونی ہے تاہم حکومت نے ایک ایسی پالیسی مرتب کی ہے جس میں چرس اور بھنگ کے استعمال کو حکومتی سخت پابندیوں کے ساتھ قابل استعمال قرار دیا۔

The Netherlands is famous for its tolerant drug Policy

اس جملے کے ساتھ مختلف رپورٹ میں نیدر لینڈ کی پالیسی کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ 1970 کی دہائی میں اس پالیسی کو شروع کیا گیا اور انسانی صحت کی حفاظت کو مد نظر رکھتے ہوئے نقصان کی شرح کو کم کرنے کی کوشش شروع ہوئی اور ایسے عناصر جو منظّم انداز سے انسانی صحت کے خلاف سر گرم تھے انہیں پوری قوت سے ختم کرنے کی کوشش کی گئی حالانکہ امریکہ اور مغربی یورپی ممالک کی نسبت یہاں منشیات پر تحقیق بہت کم ہوئی تھی۔ لہٰذا دو اہم محرکات کو مد نظر رکھتے ہوئے کوشش شروع کی اور ان میں سے ایک جدید طبّی شعبہ کی ترقی اور دوسرا بے حد منافع بخش نو آبادیاتی منشیات آپریشن کو شروع کرنا تھا بیسویں صدی کے آغاز میں نیدر لینڈ دنیا کے بڑے ملکوں میں شمار ہوتا تھا جو کوکین کی پیداوار میں مشہور تھے اور کافی منافع کماتا تھا۔ 1909 میں جب امریکہ نے شنگھائی میں ایک کانفرنس منعقد کروائی تو وہاں منشیات کی پیداوار کو پابند کرنے کی تجویز دی جس پر نیدر لینڈ نے مزاحمت والا رویہ رکھا تاہم 1912 میں ایک اور کانفرنس منعقد ہوئی جس کے آرٹیکل 9 میں ریاست کو پابند کیا گیا کہ وہ ایسے مواد صرف طبّی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پیدا یا خرید وفروخت کیے جائیں اس طرح روک تھام میں کچھ وقت تو لگا لیکن بہر حال یہ Dutch drug policy کے لیے بنیاد بن گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے آغاز میں مالی بحران کی صورت میں کاشت کے علاقوں پر حکومتی اجارہ داری ضرورت بن گیا اور پھر جاپان کی 1942 میں حملے تک Opium Act کسی حد تک لاگو تھا اور زیادہ تر حصے میں اسے قانون نہیں سمجھا جاتا تھا کہ لازمی لاگو کیا جائے۔

1953 میں Opium Act میں ترمیم کے بعد cannabis کو بھی غیر قانونی فہرست میں شامل کر لیا گیا۔ اسطرح گذرتے وقت میں صورتحال اور خیالات بدلتے گئے اور Dutch govt نے ایک Baan Commission بنایا جسنے Netherland's drug Policy of the Opium Act 1976 کی تجاویز دیں۔

Netherland کی پالیسی کوئی بہت منفرد نہیں دیگر یورپی ممالک کی طرح ہی کے قوانین ہیں لیکن جو بات اسے خاص بناتی ہے وہ اس کی Enforcement Policy ہے اور اسی سے اس کی افادیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

چونکہ یہ ایک زیادہ آبادی والا علاقہ ہے جس میں جدید دنیا کا مقابلہ کرنے کی صلاحتیں موجود ہیں یہاں شخصی آزادی کا تصور بہت مضبوط ہے اور حکومت کا کردار مذہب اور سماجی معاملات میں پس منظر میں ہو جاتا ہے اور ہر شخص کو ان موضوعات پر بات کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ اور اعلیٰ اقدار عوام کی بھلائی اور بہتری سے جڑے ہیں جہاں ہر شخص کی پہنچ میں تعلیم اور اعلیٰ طبّی سہولتیں ہیں۔

دوسرا وہاں کی عوام سماجی مسائل پر روایتی انداز میں جواب دہ نہیں جیسا کہ دوسرے ملکوں میں مجرموں کو قوانین کے تحت جواب دہ ہونا ہوتا ہے۔

جرمنی میں منشیات کے قوانین:

جرمنی منشیات کے لیے ایک منزل اور ٹرانزٹ ملک ہے، لیکن منشیات کی کاشت یا پیداوار کا اہم ملک نہیں ہے۔ جرمن اور ترکی کے منظّم جرائم کے گروہ منشیات کی تجارت پر حاوی ہیں، جن میں بھنگ، کوکین اور ہیروئن کی بڑی تعداد جرمنی میں اور اس کے ذریعے سمگل کی جاتی ہے۔ غیر قانونی موٹر سائیکل گینگ جرمن منظّم جرائم کے سب سے اہم گروہ ہیں اور منشیات کی

اسمگلنگ میں بہت زیادہ ملوث ہیں۔

جرمن حکومت منشیات سے متعلق جرائم کا فعال طور پر مقابلہ کرتی ہے اور منشیات اور لت سے متعلق اپنی 2012 کی قومی حکمت عملی پر عمل درآمد جاری رکھے ہوئے ہے، جس میں روک تھام کے پروگراموں اور منشیات کے استعمال کے متاثرین کی مدد پر زور دیا گیا ہے۔ بھنگ جرمنی میں سب سے زیادہ استعمال کی جانے والی غیر قانونی دوا ہے۔ جرمنی قانونی دواسازی کا ایک بڑا کارخانہ دار ہے، اور اس کے نتیجے میں غیر قانونی منشیات کی تیاری میں استعمال ہونے والے پیشگی کیمیکلز کا ایک ممکنہ ذریعہ ہے۔ تاہم، جرمنی پیشگی کیمیکلز کو سختی اور مؤثر طریقے سے کنڑول کرتا ہے۔

نیشنل ڈرگ کمشنر کی قیادت میں، وفاقی وزارت صحت کا جرمنی کی منشیات کی پالیسیوں کو تیار کرنے، مربوط کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے میں اہم کردار ہے۔ دیگر فعال وزارتوں میں وفاقی وزارت برائے اقتصادی تعاون اور ترقی، وفاقی وزارت داخلہ، وفاقی دفتر خارجہ اور وفاقی وزارت خزانہ شامل ہیں۔ وفاقی وزارت صحت، دیگر وزارتوں اور وفاقی ریاستوں کے ساتھ قریبی تعاون میں، متعدد تحقیق اور روک تھام کے ذریعے تعلیم کے پروگراموں کو فنڈ دیتی ہے۔ نشے کے علاج کے پروگرام منشیات سے پاک علاج، نفسیاتی مشاورت، اور متبادل علاج پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

1980 کی دہائی کے وسط سے، جرمنی افیون کے استعمال کے علاج میں متبادل تھراپی کو ایک اہم ستون سمجھتا ہے۔ 2014 میں، جرمنی میں تقریباً77,300 مریض متبادل علاج سے گزر رہے تھے۔

نئے نفسیاتی مادوں (NPS) کی فروخت کا مقابلہ کرنا، خاص طور پر انٹرنیٹ کے ذریعے، جرمن قانون نافذ کرنے والے حکام کے لیے ایک چیلنج بنا ہوا ہے۔ 26 این پی ایس کو شامل کرنے کے لیے 2013 میں کنڑولڈ سبسٹینس ایکٹ میں ترمیم کی گئی تھی۔ یورپی یونین کی عدالت برائے انصاف کے 2014 کے فیصلے میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ NPS دواؤں کے نہیں ہیں، جرمن میڈیسن ایکٹ کے تحت نفاذ کو روکتے ہیں اور ابہام پیدا کرتے ہیں جس پر NPS کو کنڑول کرنے کے لیے جرمن قوانین کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ جرمنی میں منشیات سے متعلق اموات کی تعداد میں 2013 میں اضافہ ہوا (حالیہ ترین سال جس کے اعداد و شمار دستیاب ہیں)۔ غیر قانونی منشیات کے استعمال کے نتیجے میں کل 1,002 افراد ہلاک ہوئے —بنیادی طور پر افیون سے متعلق اموات—جو کہ 2012 میں 944 سے زیادہ ہیں۔ 2013 میں "ہارڈ ڈرگز" کے انیس ہزار سے زیادہ استعمال کرنے والے ریکارڈ کیے گئے، 2012 کے مقابلے میں دو فیصد کی واقع ہوئی ہے۔ تاہم، کرسٹل میتھم فیٹامائن کے "پہلی بار استعمال کرنے والوں" کی تعداد اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، جو کہ 2013 میں سات فیصد بڑھ گئی۔ جرمن حکومت قریبی تعاون کر رہی ہے۔[38]

اٹلی میں منشیات کے قوانین:

منشیات کو مجرمانہ قرار دینا موجودہ دور کا ایک بہت بڑا موضوع ہے۔ آئینی عدالت کے ذریعہ اٹلی میں بھنگ (یا بھنگ کے پودے) کو مجرم قرار دینے پر ریفرنڈم کی ناقابل قبولیت حالیہ ہے۔

اٹلی میں، اس مادے کو لینے کا واحد قانونی طریقہ کینابینوئڈ پر مبنی دوائیوں کا استعمال ہے (جسے فارمیسیوں کے خشک اور کٹے

ہوئے بھنگ کے پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے) لازمی طور پر ڈاکٹر کے ذریعہ تجویز کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ، چرس کے لیے تفریحی استعمال کی اجازت ہے۔

تفصیل سے، اٹلی میں منشیات سے متعلق قانون کینابیس سیٹیوا کے بیجوں کی کاشت کی اجازت دیتا ہے جس کا مقصد ٹیکسٹائل ریشوں یا صنعتی استعمال کے لیے بنایا گیا ہے، تاہم ان کا سرٹیفکیٹ اور سراغ لگانا ضروری ہے۔ کھانے کے شعبے میں، ایسی غذائیں بھی ہیں جو بھنگ سے حاصل کی جاسکتی ہیں، جب تک کہ وہ THC کی سطح کے اندر آتے ہیں جو کہ 0.2% اور 0.5% کے درمیان ہونا چاہیے، تاکہ انہیں قانونی یا ہلکا سمجھا جائے۔ اس صورت میں، صارفین کو سزا نہیں دی جاسکتی اگر وہ THC لیولز کے ساتھ ٹریس لیبل پروڈکٹس خریدتے اور استعمال کرتے ہیں جو قانونی سمجھے جانے والے سے زیادہ نہیں ہوتے۔[39]

یہاں تک کہ گھر میں بھنگ کی بہت کم مقدار کی کاشت بھی سپریم کورٹ کے یونائیٹڈ سیکشنز کے ذریعے مجرمانہ قرار دینے سے متاثر ہوئی ہے، خاص طور پر صرف ذاتی استعمال کے لیے کاشت کے حوالے سے۔ اس موضوع کو فی الحال ایک انتظامی اور مجرمانہ جرم کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے۔

Arnone e Sicomo انٹرنیشنل لاء فرم کا اندرونی فوجداری قانون کا شعبہ ہے۔ اطالوی وکلاء کی ایک ٹیم جو فوجداری قانون میں مہارت رکھتی ہے اور منشیات کی سمگلنگ، استعمال اور نشہ آور اشیاء کے قبضے سے متعلق جرائم میں، مجرمانہ کارروائی کے تمام مراحل میں مدد فراہم کرسکتی ہے، مؤکل کے ساتھ مل کر بہترین قابل اطلاق دفاعی حکمت عملی کا جائزہ لے سکتی ہے۔

اسپین میں منشیات کے قوانین:

اگست کے آخر میں، فارماسیوٹیکل کمپنی جانسن اینڈ جانسن امریکہ میں اوپیئڈ ٹرائل کے لیے 572 ملین ڈالر کے سول فیصلے کے نتیجے میں سرخیوں میں آگئی۔ خاص طور پر، ریاست اوکلاہوما میں کلیولینڈ کاؤنٹی ڈسٹرکٹ کورٹ کے ایک جج نے فیصلہ دیا کہ جانسن اینڈ جانسن نے جان بوجھ کر حکمت عملی اپنائی جس کے ذریعے اس نے فوائد کو فروغ دیا اور اوپیئڈز کے خطرات کو کم کیا، جانسن اینڈ جانسن کو حکم دیا کہ وہ ریاست کو 572 ملین ڈالر ادا کرے۔

نفسیاتی مادوں کو دوہری سطح پر ریگولیٹ کیا جاتا ہے: بین الاقوامی سطح پر، وہ 1961 کے نارکوٹک ڈرگز پر اقوام متحدہ کے سنگل کنونشن (27 جولائی 1961 کو اسپین نے دستخط کیے اور 3 فروری 1966 کے انسٹرومنٹ کے ذریعے توثیق کیے) اور کنونشن کے ذریعے ریگولیٹ کیے جاتے ہیں۔ 21 فروری 1971 کے سائیکوٹراپک مادہ (2 فروری 1973 کو اسپین کے ذریعہ الحاق کے آلے کے ذریعے دستخط کیے گئے)؛ قومی سطح پر، قانون سازی بنیادی طور پر منشیات سے متعلق 8 اپریل 1967 کا قانون 1967/17، 6 اکتوبر کا رائل ڈیکری 1977/2829 اور سائیکوٹراپک مادوں سے متعلق 14 جنوری 1981 کا حکم، شاہی فرمان 1967/1675 دسمبر، 2012 کا شاہی فرمان پر مشتمل ہے۔ سرکاری نسخے اور نشہ آور ادویات تجویز کرنے اور تقسیم کرنے کے لیے خصوصی تقاضے اور، عام سطح پر، 24 جولائی کے رائل لیجسلیٹو ڈیکری 2015/1 کے ذریعے، دواؤں اور صحت کی مصنوعات کے گارنٹیز اور عقلی استعمال کے قانون کے متفقہ متن کی منظوری۔[40]

1961 کے کنونشن کے شیڈول I میں درج نشہ آور دوائیں (جیسے مارفین یا بھنگ کا عرق، مثال کے طور پر)، ان کے نسخے اور ڈسپنسنگ کے لیے، نشہ آور ادویات کے لیے ایک سرکاری نسخے کی ضرورت ہوتی ہے (14 دسمبر کے رائل ڈیکری 2012/1675 کے ذریعے ریگولیٹ کیا جاتا ہے)، جبکہ منشیات شیڈول II (جیسے کوڈین) اور شیڈول III میں شامل صرف ایک عام نسخہ کی ضرورت ہے۔ دوسری طرف، شیڈول IV میں درج مادہ (جیسے کہ کینابیس کا پھول اور ان کی رال) کو ممنوعہ اشیاء تصور کیا جاتا ہے اور اس لیے ان کو ضائع نہیں کیا جا سکتا۔

کینابیس کے ارد گرد کاروبار میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے، ایک خاص ذکر کیا جانا چاہیئے.

1961 کے کنونشن میں بھنگ کی تعریف "بھنگ کے پودے کے پھول یا پھلنے والی چوٹیوں کے طور پر کی گئی ہے (بیجوں اور پتوں کو چھوڑ کر جب ان کے ساتھ نہ ہوں) جس سے رال نہیں نکالی گئی ہو، چاہے وہ کسی بھی نام سے نامزد کیا جائے"۔

سویڈن کی منشیات کی پالیسی:

سویڈن کی منشیات کی پالیسی صفر رواداری پر مبنی ہے جو روک تھام، علاج اور کنٹرول پر توجہ مرکوز کرتی ہے، جس کا مقصد غیر قانونی ادویات کی طلب اور رسد دونوں کو کم کرنا ہے۔ منشیات کی عمومی پالیسی کو بائیں بازو کی پارٹی کے استثناء کے ساتھ سویڈش کی تمام بڑی سیاسی جماعتوں کی حمایت حاصل ہے۔

سویڈش میڈیکل پروڈکٹس ایجنسی کے مطابق منشیات جن کی عام طور پر دواؤں کی قیمت نہیں ہوتی ہے۔ اس میں ہیروئن، بھنگ، سائلوسائبین، کھٹ، ایل ایس ڈی، ایکسٹیسی اور ایکسٹیسی سے متعلق دیگر مادے شامل ہیں۔ اس شیڈول میں شامل مادوں کو اس وقت تک ملک میں داخل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ وہ تحقیق یا دواؤں کے مقاصد کے لیے نہ ہوں جو میڈیکل پروڈکٹس ایجنسی سے منظور شدہ ہوں۔[41]

وہ مادے جو ملک میں صرف اس مقدار میں لائے جا سکتے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پانچ دن کے ذاتی استعمال کے مساوی ہو، جس کا جواز ہونا ضروری ہے۔ اس میں کوکین، مارفین، میتھاڈون، جی ایچ بی اور دیگر کے ساتھ ایمفیٹامائنز اور دواؤں کی قیمت کے ساتھ دیگر مصنوعی مادے شامل ہیں۔

وہ مادے جو انسانی جسم میں ایک بار مارفین میں بدل جاتے ہیں جیسے کوڈین اور ڈیکسٹروپروپوکسیفین۔ اس شیڈول کے تحت مادے انہی پابندیوں کی پابندی کرتے ہیں جو شیڈول II کے تحت ہیں۔ دواسازی کی درد کش ادویات جن میں کوڈین یا ڈیکسٹروپروپوکسیفین ہوتی ہے عام طور پر منشیات کے طور پر درجہ بندی نہیں کی جاتی ہے جب تک کہ ہر ایک گولی میں کم از کم 100 ملی گرام کوڈین یا کم از کم 135 ملی گرام ڈیکسٹروپروپوکسیفین نہ ہو۔

سکون آور ادویات جیسے باربیٹیوریٹس اور بینزودیازپائن مرکبات، فلونیٹرازیپم کے استثناء کے ساتھ۔ اگر مریض مستقل طور پر سویڈن میں مقیم ہے تو اس شیڈول میں شامل مادوں کو زیادہ سے زیادہ اس مقدار میں ملک میں لایا جا سکتا ہے جو تین ہفتوں کے ذاتی استعمال کے مطابق ہو۔ جو لوگ عارضی طور پر ملک کا دورہ کر رہے ہیں، ان کے لیے زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی سپلائی لائی جا سکتی ہے۔

شیڈول V: dextromethorphan کے ساتھ ساتھ سونے کے ایجنٹ زوپیکلون اور زولپیڈیم، دوسروں کے درمیان۔ وہی اصول جو شیڈول IV پر لاگو ہوتے ہیں شیڈول V کے مادوں پر لاگو ہوتے ہیں۔

بین الاقوامی اور اسلامی قوانین کا جائزہ:

منشیات کے مختلف جرائم کے دنیا بھر میں قانون جرم قرار دیا گیا ہے۔ مختلف ممالک میں جرم اور مجرم کی تفصیل کسی حد تک مختلف ہو سکتی ہے لیکن در حقیقت سب کا مقصد جرم کا خاتمہ اور مجرم کو کیفر کردار تک پہنچانا ہے۔

دنیا میں تمام ممالک باہمی تعلق میں جڑتے جارہے ہیں۔اس گلوبل ویلج میں کوئی بھی ملک تنہا اس مسئلے پر قابو نہیں پا سکتا جب تک دیگر ممالک کا تعاون ساتھ ناں ہو۔اس طرح مختلف ریاستوں کا مقصد نشہ آور مادوں کی غیر طبّی اور سائنسی سپلائی اور اس کی طلب کے جواب دینے کے طریقے کو محدود کرنا ہے۔ اور ان سرگرمیوں میں ملوث افراد کو بالواسطہ طور پر جرمانے اور سزا کی طرف لے جاتا ہے۔

They are the foundation of global drug Prohibition, a product of cooperation among states during the 20th century, However their precise scope and meaning is a matter of increasingly heated debate as this system is increasingly subject to criticism based on its failure to impact on individuals and society.

ترجمہ: یہ منشیات کی عالمی ممانعت کی بنیادیں ہیں جو 20 ویں صدی کے دوران ریاستوں کے درمیان تعاون کی پیداوار ہے تاہم ان کا قطعی دائرہ اور مفہوم ایک گرم بحث کا معاملہ ہے کیونکہ یہ نظام اپنے مقاصد کے حصول میں ناکامی اور افراد و معاشرے پر منفی اثرات کی بناء پر تیزی سے تنقید کا نشانہ بن رہا ہے۔[42]

منشیات سے متعلقہ قوانین عالمی ممانعت کے نظام کے تحت دیکھے جاتے ہیں اس لیے ان کے موازنہ کی بجائے بین الریاستی تعاون کے تناظر میں ان پر غور کیا جاتا ہے اور اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ ریاستیں سیاسی اور اقتصادی فوائد کے حصول میں کسی ایسی سرگرمی کو فروغ ناں دیں جو انسانی صحت کو نقصان پہنچانے کا سبب بنیں۔

مسلم ممالک میں اس رجحان میں اضافہ کے پیچھے کئی وجوہات ہیں ان میں سے ایک وجہ اسلام کے حقیقی چہرے کو خراب کرنے کے لیے سیاسی مقاصد میں مداخلت اور بیرونی ممالک کی طرف سے اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنا شامل ہیں ان مقاصد کے پیچھے ناجائز اور ضرورت سے زیادہ دولت کے معاشی مقاصد کو حاصل کرنا بھی ہے۔

منشیات کی غیر قانونی تجارت کے متعلق بین الاقوامی قوانین میں بہت سی دفعات ہیں۔ان دفعات میں منشیات کی ترسیل کی اجازت صرف طبّی نقطہ نگاہ سے دی جاتی ہے اور اگر کچھ ایسے معاملات جن میں نشہ آور مواد کا استعمال حدود وقیود میں رہ کر کیا جارہا ہو تو اسکی اجازت بھی ایک حد تک دی جاتی ہے۔ دنیا کے بیشتر علاقوں اور ملکوں میں اس کی خرید و فروخت اور پیداوار پر پابندیاں ہیں۔اور اس طرح کی سرگرمیاں جن میں ملوث افراد کے پاس لائسنس نہیں ہیں ان کا ملوث ہونا بھی جُرم ہی کہلاتا ہے اور ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والا مجرم کہلائے گا۔

ان قوانین کا مقصد صرف منشیات کی غیر قانونی ترسیل کو روکنا ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر ان قوانین کو موثر

کروانے میں اپنا کردار ادا کرنا ہے بین الاقوامی قوانین کا اطلاق تمام ممالک پر ہوتا ہے اور سب ممالک ہی پابند ہیں کہ اسطرح کے جرائم جن میں دنیا بھر سے لوگ ملوث ہو اور آپس میں جرائم کے فروغ میں مشترک ہوں انہیں یقینی سزا دی جائے تو دنیا کو ایسی لعنت سے چھٹکارا ملے۔

اسلامی قوانین میں کسی بھی چیز کی ممانعت کے اصول محض وہی نہیں ہیں جنہیں عام نظر سے دیکھا جاتا ہے اور دنیا بین الاقوامی سطح پر ممنوع قرار دیتی ہے بلکہ ممونیت کی وجہ سے وہ مقاصد کا حصول ہے جو انسانی زندگی کے لیے ہر معاملے نفع بخش ہیں۔ درحقیقت منشیات کا انسانی دماغ پر وہی اثر ہے جو شراب کا ہوتا ہے۔ اور س سے وہی عمومی نقصان بھی ہوتا ہے جس کا سامنا گذشتہ لوگوں نے کیا۔

The Prohibition of narcotic drugs within Islamic law also rests on the theory that since narcotic drugs are harmful to the human body and may handicap Physical growth and ability, any involvement in it must be recognized as criminal. Islamic Law has in one sense the function of a medical treatment of the body and for this reason it may even Prohibit other substances in narcotic drugs may be given under particular circumstance which are vital for the treatment of certain illness.

ترجمہ: اسلامی قوانین میں منشیات کی ممنونیت کے قانون میں نظر ثانی ان اصولوں پر ہے کہ چونکہ منشیات انسانی جسم کے لیے نقصان دہ ہیں اور اس کی جسمانی نشو و نما کو متاثر کرتے ہیں اس لیے کسی بھی طرح سے اس میں ملوث ہونا جُرم ہے طبّی نقطہ نظر سے ایسے اجزاء جو علاج کی غرض سے دیئے جاتے ہیں ان میں نشہ آور اجزاء بھی ممنوع ہیں اور دینے کی صورت میں خاص مقدار اور خاص صورتحال میں محض بیماری کے علاج کے لیے دیئے جاسکتے ہیں۔

اسلام نے سزا کو متعین کرنے کے لیے "حدود" کا نظام وضع کیا اور نشہ آور مواد کے استعمال کی سزا کا تعین بھی حدود میں ہی کیا۔ عام فہم میں اسلام نے بچاؤ۔ رکاوٹ۔ ممنونیت اور پابندی کو مد نظر رکھتے ہوئے حدود اللہ کو واضح کیا اور حلال و حرام کی تمیز بتائی ہے حدود اسلامی قوانین کی بنیاد ہیں اور اللہ سبحان تعالیٰ کی مقرر کردہ ہیں لہٰذا اسلامی معاشرے میں ان کی خلاف ورزی کرنے والوں پر سزا کا اطلاق ہو گا۔

اسلامی قوانین کی پابندی کسی صورت میں کسی ایک قوم اور معاشرے تک محدود نہیں ہے بلکہ اسلامی قوانین میں جب منشیات پر پابندی لگائی گئی تو یہ ایک قومی یا علاقائی سطح پر کردار سازی کو مد نظر نہیں رکھا گیا بلکہ بین الاقوامی کردار سازی پیش نظر تھی کیونکہ اسلامی نقطہ نظر میں کسی ایک فرد یا قوم کا عمل اجتماعی سطح پر کسی دوسرے کی تکلیف کا باعث نا بنے۔ اللہ سبحان تعالیٰ تمام کائنات کا خالق اور مالک ہے اور اللہ کی نظر میں سب برابر ہیں کسی انسان یا قوم کو کسی دوسری قوم یا انسان پر کوئی فضیلت نہیں فضیلت کا معیار تو صرف تقویٰ ہے رسول اللہ ﷺ نے اس حقیقت کو خطبہ حجۃ الوداع میں یوں بیان فرمایا۔

ایھا الناس ان ربکم واحد وان اباکم واحد لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی

ترجمہ: اے لوگو تم سب کا پروردگار ایک ہے تم سب کا باپ ایک (آدم) ہے پس کسی کو فضیلت نہیں عربی کو عجمی پر اور

عجمی کو عربی پر سرخ کو کالے پر اور کالے کو سرخ پر سوائے تقویٰ کے۔[43]

لہٰذا یہ ہو نہیں سکتا کہ اسلامی قوانین دائرہ کار میں محض اس کے پیروکار ہی آتے ہوں اسلامی قوانین میں بین الاقوامی قوانین کے بحث لائی گئی پابندیاں اور قوانین بھی شامل ہیں اور ان سے بڑھ کر ہر انسانی زندگی کی بھلائی کے لیے کی جانے والی کوششیں بھی شامل ہیں۔

Thus, although Islamic criminal law has criminalized the Possessions of Narcotic drugs, it is against its equal standard of justice to punish those who have not intentionally engaged in the commission of such criminal conduct. In this way the Islamic criminal system attempts to safeguard the interests of the accused over whom Islamic criminal jurisdiction is exercised.[44]

ترجمہ: اسلامی قوانین میں منشیات کی مملکیت رکھنے والے کو بھی مجرم ہی تصور کیا جاتا ہے۔ یہ اس کے منصفانہ معیار کے خلاف ہے کہ جو لوگ جان بوجھ کر اس مجرمانہ عمل میں شامل نہیں ہوتے انہیں سزادی جائے اسطرح جرائم کے خلاف اسلامی نظام میں ان ملزموں کے لیے تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جنہیں بلاوجہ جرم کے دائرہ کار میں لایا جاتا ہے۔

جسطرح بین الاقوامی قوانین میں منشیات کی پیداوار۔ تیاری۔ کشید۔ خرید و فروخت تقسیم اور ترسیل کے لیے الگ الگ قوانین موجود ہیں اسی طرح اسلامی قوانین میں بھی ہر انداز سے ممانعت کا حکم آیا ہے۔

This inclusion is with the reservation that the system of International criminal law has regulated certain Provision for all there activities in convention International criminal law, while the same conclusion in Islamic international criminal law are deduced from its purposes, functions and sources which forbid, prohibit and make any international involvement in narcotic drugs a prosecutable and Punishable crime.[45]

ترجمہ: بین الاقوامی مجرمانہ قوانین اسطرح کی سرگرمیوں کو بین الاقوامی کنونشن کے قوانین کے دائرہ کار میں لاتا ہے۔ جبکہ اسلامی قوانین بھی اپنے مقاصد اور کارکردگی سے ایسے ہی نتائج اخذ کرتا ہے جن کا مقصد ممنوعہ اجزاء میں ملوث افراد کے خلاف سزادلوانے کے لیے مقدمہ چلانا ہے۔

بین الاقوامی قوانین کی بنیاد درحقیقت وہ سائنسی تحقیقات ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ منشیات انسانی صحت کے لیے کس قدر نقصان دہ ہیں قرآن نے شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کے بارے میں اپنا فیصلہ واضح کر دیا ہے کہ ان اجزاء کے استعمال میں بڑی برائی ہے اور اگر کسی کو ان کے فوائد نظر آرہے ہیں تو وہ یہی جان لے کہ اس کے فوائد بہت کم اور نقصان بہت زیادہ ہیں۔

سورۃ بقرہ کی آیت 219 کے واضح مؤقف کو برٹش ہارٹ فاؤنڈیشن کے ایسوسی ایٹ میڈیکل ڈائریکٹر اپنے بیان میں اس طرح بیان کرکے ہیں کہ

While there may be a slight benefit to heart and circulatory health from modest drinking, many studies have shown that the overall health risks of drinking

alcohol outweigh any benefits.[46]

ترجمہ: اگرچہ معمولی پینے سے دل اور دوران خون کی صحت کو تھوڑا سا فائدہ ہو سکتا ہے لیکن بہت سے مطالبات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ الکحل پینے کے مجموعی صحت کے خطرات کسی بھی فائدے سے زیادہ ہیں"

نشہ آور اشیاء کے استعمال کی حوصلہ شکنی میں قرآن نے نماز کی ادائیگی اس حالت میں کرنے سے منع فرمایا کہ جب کوئی انسان حالت نشہ میں ہو کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کیا وہ عبادت کی ادائیگی درست انداز سے کر بھی رہا ہے یا نہیں۔ دن میں پانچ وقت کی ادائیگی میں احتیاط کے بعد یقیناً انسان مستقل دور رہنے کی طرف بھی آمادہ ہو جائے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا[47]

ترجمہ: مومنو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو جب تک (ان الفاظ کو) جو منہ سے کہو سمجھنے (نہ) لگو نماز کے پاس نہ جاؤ اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز کے پاس نہ جاؤ) جب تک کہ غسل (نہ) کرلو ہاں اگر بحالت سفر رستے چلے جارہے ہو اور پانی نہ ملنے کے سبب غسل نہ کرسکو تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لو) اور اگر تم بیمار ہو سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور منہ اور ہاتھوں پر مسح (کرکے تیمّم) کرلو بے شک خدا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

اس کے بعد بتدریج ممانعت میں اس کے نقصان اور اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن میں احکامات بیان ہوئے۔

With modern medicine we know now that a sudden cessation of alcohol or other drugs can cause withdrawal syndromes which could be severe and even fatal. Structured drug rehabilitation Programs are needed to avoid these withdrawal effects.[48]

ترجمہ: جدید ادویات کے ساتھ اب ہم جانتے ہیں یہ الکحل یا دیگر منشیات کا اچانک بند ہونا انخلاء کے سنڈروم کا سبب بن سکتا ہے جو شدید اور مہلک بھی ہو سکتا ہے۔ منشیات کی واپسی کے ان اثرات سے بچنے کے لیے بحالی کے پروگراموں کی ضرورت ہے۔

ممانعت کے اس بتدریج حکم نے مسلمانوں کے لیے اس عادت سے جان چھڑانا اور ممانعت کو قبول کرنا آسان بنادیا اس طرح طبّی اور معاشی دونوں نقطہ نظر ممانعت کی اس حکمت عملی کی تائید کرتے ہیں جن کا حکم اللہ نے دیا۔

جن ممالک میں اسلامی قوانین نافذ العمل ہیں وہاں اس ممونیت کی واضح مثال اور عمل درآمد ہم دیکھ سکتے ہیں۔ ایران۔ ترکی۔ سعودی عرب اس کی مثالیں ہیں۔ گو کہ اسلامی نظام میں قوانین کی خلاف ورزی پر سزا دینے کا انداز بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی پر دی جانے والی سزا سے مختلف ہے اور کچھ سماجی تنظیموں کی جانب سے ان کے خلاف آواز بھی اٹھائی جاتی ہے لیکن اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ دونوں نظام ایک دوسرے کے برعکس ہیں اور ان کا تجزیاتی جائزہ لینا مشکل ہے۔ بین الاقوامی قوانین

منشیات کی روک تھام کے قومی اور یورپی ممالک کے قوانین کا
(اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ)

انسانوں کے بنائے گئے ہیں جبکہ اسلامی حدود کا تعین اللہ سبحان تعالیٰ نے کیا ہے۔ خالق کے متعین کردہ قوانین کا مقصد برائی کو جڑ سے ختم کرنا ہے اور چند لوگوں پر سخت سزا دوسروں کی عبرت کا سبب بنتی ہے اسلامی انفرادی سطح سے اجتماعی سطح کے سفر کو موثر جانتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ برائی جڑ سے ختم ہو ہر معاشرے کا ہر فرد اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کرلے کہ اس کی بھلائی کس بات میں ہے اور بگاڑ کس بات میں ہے اور کسی ایک کو عبرت نشانہ بنتے ہوئے دیکھ کر اُس پر دیر پا اثرات مرتب ہوں گے جو بُرائی کو ختم کرنے کا سبب بنیں گے اور بین الاقوامی قوانین کا مقصد برائی کی روک تھام کی کوشش کرنا ہے اور اسے اتنا محدود کرنا ہے کہ معاشرے کے امن کو متاثر نہ کرسکے بہر حال اصل مقصد تو قوانین کو لاگو کرنا ہے تاکہ معاشرہ میں موجود مجرم ذہنیت کے لوگوں کے دلوں میں خوف قائم رہے۔

تجاویز و آراء:

- انسانی زندگی اور دماغی صلاحیتوں کو متاثر کرنے اور بدترین نتیجہ خیز دہانے تک پہنچانے والے عناصر میں منشایات کا غیر معمولی دخل ہے یہ انسانی زندگی کے لیے سراپا سوہان روح ہے اس کے تلخ تجربات نے انسانی زندگی کو بہت متاثر کیا ہے۔
- مسلم و غیر مسلم سب قوموں نے اس کی وجہ سے اخلاقی پستی کا نظارہ دیکھا ہے اور تمام کوششوں کے باوجود اس کے استعمال میں اضافے نے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ مذہب سے ہٹ کر کوئی تحریک اس صورتحال کو سہارا نہیں دے سکتی۔
- اسلام کسی بھی چیز کو حرام قرار دیتے ہوئے اس بات کو مد نظر رکھتا ہے کہ یہ چیز انسانیت کے لیے کتنی نقصان دہ ہے نشہ آور اشیاء ہی کیا اسلام ہر اُس چیز کو حرام قرار دیتا ہے جو جسمانی روحانی معاشرتی نفسیاتی سماجی طور پر انسان کے لیے نقصان دہ ہو۔
- اسلام اور دیگر مذاہب نے منشیات کے استعمال کو اخلاقی اور طبّی لحاظ سے مُضر قرار دیا ہے گو کہ حرمت کا وہ انداز نہیں جو اسلام میں ہے بہر حال پسندیدگی بھی کوئی خاص دکھائی نہیں دیتی چونکہ انسانی صحت اس عادت کی متحمل نہیں اور اسی حقیقت کو اسلام دیگر مذاہب اور اقوام نے واضح کیا ہے۔
- جسمانی اور اخلاقی نقصان کے بعد نشہ مالی لحاظ سے بھی نقصان کا باعث بنتا ہے۔ سیال منشیات ہوں یا جامد قابل لحاظ قیمت کی ہوتی ہیں اور نشہ کرنے والا اس مال کو جو وہ اپنی ذات اپنے گھر والوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کر سکتا ہے اس نشے کی خرید پر صرف کرنے لگتا ہے۔ خط غربت سے نیچے زندگی سیر کرنے والے جب اس کے عادی ہو جاتے ہین تو وہ اپنی کمائی کا بڑا حصہ اس پر لگاتے ہیں اور اب اگر مہنگی منشیات کی بات کریں تو کچھ اتنی مہنگی ہیں کہ ان کی خرید میں مالی لحاظ سے مضبوط افراد کو بھی مالی بحران کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔
- پُر امن معاشرتی ترقی قوت حاکمہ کی ذمہ داری ہے اور عقل چونکہ معاشرتی امن و سکون اور ترقی کے لیے جزو لازم ہے اس لیے عقل کو متاثر کرنے والے عوامل اور اجزاء کی سرکوبی حکومت وقت کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کی

ادائیگی میں عوام کی تربیت اور قوانین کی پاسداری کو یقینی بنانا بہت اہم ہے۔

- منشیات کی روک تھام کے لیے پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں باقاعدہ قانون سازی کی گئی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ دنیا اس لعنت سے نجات حاصل کرنے میں سنجیدہ ہے۔ قانون سازی کے ساتھ قانونی کارروائی پر عمل درآمد کر کے ملوث شدہ افراد کی سرکوبی کی جاتی ہے۔ دنیا میں اس وقت تقریباً 57 اسلامی ممالک ہیں اور قابل افسوس صورتحال یہ ہے کہ یہ ممالک منشیات کے خاتمے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہو پائے۔
- پاکستان میں منشیات کے استعمال کا رجحان 80ء کی دہائی میں افغان مہاجرین کی نقل مکانی کے بعد تیزی سے پھیلا جس نے بالخصوص نوجوان نسل کو متاثر کیا اس کاروبار میں ملوث افراد کا راتوں رات امیر ہو جانا کئی لالچی لوگوں کو اس کی طرف راغب کرتا ہے جن کا مقصد صرف پیسہ کمانا ہے۔
- ماہرین کے مطابق منشیات کے کاروبار میں ملوث موت کے سوداگروں نے کروڑوں روپے کی لاگت سے جدید لیبارٹریاں بنا رکھی ہیں جہاں وہ نئے اقسام کے نشے تیار کروانے میں مصروف رہتے ہیں۔ جو بظاہر بے ضرر نظر آتے ہیں لیکن درحقیقت انتہائی خطرناک اور زہریلے ہیں۔ پاکستان میں اینٹی نارکوٹکس فورس، پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے بھرپور کاروائیوں کے بعد بڑے منشیات فروشوں کو گرفتار بھی کیا ہے لیکن اس کے باوجود غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایک کروڑ افراد مختلف قسم کے نشوں کے عادی ہیں۔ غیر سرکاری سطح پر بھی بہت سے ادارے اور این جی اوز اپنا کردار ادا کر رہی ہیں لیکن پھر بھی رجحان میں اضافہ تکلیف دہ حقیقت ہے۔

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] علمی اردو لغت (جامع) وارث سرھندی ص: 1432 اشاعت اول 1971 علمی کتاب خانہ کبیر سٹریٹ اُردو بازار، لاہور

[2] (فیروز اللغات اردو جامع ص 1358۔ مرتبہ الحاج مولوی فیروز الدین ادارۃ تصنیف وتالیف فیروز سنز)

[3] المنجد عربی اردو، خزینہ علم وادب، ص: 904، مترجم: مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

[4] *The Major Act 2016 (Page 1591) M. Mahmood Advocate Al Qanoon Publisher Mozang Road Lahore.*

[5] فرہنگ کاروان مرتبہ فضل الٰہی عارف، نظر ثانی از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، ص: 672، اشاعت اول 1962ئ، مکتبہ کارواں کچہری روڈ، انار کلی، لاہور

[6] المنجد عربی اردو ص: 463

[7] فرہنگ کارواں ص: 327

[8] مصباح اللغات، مکمل عربی اردو ڈکشنری، مرتبہ ابو الفضل، مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، استاد ادب ندوۃ العلماء لکھنؤ، ص: 218 مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

[9] علمی اردو لغت (جامع) وارث سرھندی، ص: 950

[10] المنجد عربی اردو، ص: 618

[11] الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسولؐ اللہ وسبۃ وایاتہ، امام بخاری، رقم الحدیث: 5581، صحیح مسلم 3032

[12] الصحیح مسلم امام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رقم الدحدیث: 2003

[13] الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المتصفی، ترجمہ الجامعہ اسلامیہ کلیہ الشریہ المدینہ منورہ، ج 1، ص: 63

[14] ابو العلی، محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم، تحفۃ الاحوذی، شرح جامع الترمذی باب ماجاء فی من لایجب علیہ الحد، ج۔ ص 685، ط دار الفکر 1979/1399

[15] التبریزی، ولی الدین الخطیب مشکوۃ المصابیح (اردو ترجمہ) مترجم مولانا صادق خلیل، کتاب الفضائل جلد پنجم، یمن اور شام اور اویس قرنی کے ذکر کا باب، حدیث 990، ص: 266، مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی

[16] النساء 43

[17] المائدہ 91

[18] تفسیر قرطبی۔ جلد دوم ص: 81 پارہ 2، سورۃ بقرہ

[19] تفسیر مظہری ص 183 جلد سوم

[20] النحل: 67

[21] تفہیم القرآن، مودودی، ص: 551

[22] تفہیم القرآن جلد 4، ص: 287

[23] الطور:23

[24] تفہیم القرآن جلد5، ص:170

[25] ضیاء القرآن، جلد: اول، ص:508

[26] تیسر القرآن، تفسیر سورۃ الصافات، ص706

[27] الصحیح البخاری، کتاب الاشربۃ (مترجم)، حدیث نمبر5588

[28] الصحیح البخاری، کتاب الاشربۃ، حدیث5211

[29] محمد سلیمان کیلانی (مترجم)، بلوغ المرام، کتاب الحدود، حدیث 1278، ص 383، ادارۃ: احیاء السنۃ گوجرانوالہ پاکستان

[30] بلوغ المرام، کتاب الحدود، مترجم محمد سلیمان کیلانی، حدیث1282، ص383، ادارۃ: احیاء السنۃ گوجرانوالہ پاکستان

[31] مسند امام احمد- حضرت وائل بن حجر (رض) کی مرویات- حدیث نمبر18111

[32] صحیح البخاری، حدیث3693

[33] *Drugs laws around the world 17 August 2010 http://www.Unodc.org*

[34] *Drug Trafficking Act 1994 https://en.m.wikipedia.org*

[35] *Crime and Disorder Act 1998 https://legislation.gov.uk*

[36] *These 5 countries have the Best drug laws in the world by thar Benson (May 8th 2015) ATTN: www.attn.com*

[37] *Jaffar, Saad, Muhammad Ibrahim, Faizan Hassan Javed, and Sonam Shahbaz. "An Overview Of Talmud Babylonian And Yerushalmi And Their Styles Of Interpretation And Legal Opinion About Oral Tradition." Webology 19, no. 2 (2022).*

[38] *https://2009-2017.state.gov/j/inl/rls/nrcrpt/2015/vol1/238971.htm*

[39] *https://arnonesicomo.com/news/438/drug-laws-in-italy?utm_source=mondaq&utm_medium=syndication&utm_term=Food-Drugs-Healthcare-Life-Sciences&utm_content=articleoriginal&utm_campaign=article*

[40] *https://www.avqlegal.com/en/narcotic-drugs-in-spain/#:~:text=Psychoactive%20substances%20are%20regulated%20at,Substances%20of%2021%20February%201971%20*

[41] *https://en.m.wikipedia.org/wiki/Drug_policy_of_Sweden*

[42] *Drugs International Regulation and criminal Liability by Neil Boister 2016*

Oxford bibliograpiies.com https//www.oxfordbibliograpies.com

[43] خطبہ حجۃ الوداع کاملۃ جاھزہ لطباعۃ https://www.molhm.net

[44] *Lippman, McConville and Yerushalmi Islamic Criminal Law and Procedure P.48*

[45] *jaffar, saad, imran naseem, syed ghazanfar ahmed, muhammad waseem mukhtar, zeenat haroon, and waqar ahmed. "attribute and services of the members of qaza/sanhedrin: a comparative study in the light of talmud and islamic teachings." russian law journal 11, no. 2 (2023).*

[46] *Alchohol use and Burden for 195 countries and territories 1990 – 2016 a systematic analysis for the Global Burden of Disease study 2016 what does the Queen sayabout alcohol and drugs quora.com https://www.quora.com*

[47] سورۃ نساء: 43

[48] *What does the Quran Say about alcohol and drugs. https:www.quora.com article by Quazi Hussain MD Physician, Hospital Medicine Philadelphia, USA. No to drugs, Smoking or alcohol, The Muslim Motto*